غزلیں

پروفیسر راشد طراز

○

یہ کیسی شمعِ تمنا بھی دائمی ہوئی ہے
مری نگاہ میں ہر چیز عارضی ہوئی ہے

ترا خلوص ہی کافی تھا ناز کرنے کو
بچھڑ کے تجھ سے پشیماں یہ زندگی ہوئی ہے

بھٹک رہا تھا میں اندھے حصار کے مابین
ترے خیال کے آنے سے روشنی ہوئی ہے

جہاں کہیں بھی رہوں آئینہ صفات رہوں
گزرتے وقت کی جانب سے آگہی ہوئی ہے

لپٹ کے رہ گیا ہے لہو سے دھواں چہار طرف
ہمارے شہر کی تصویر دیدنی ہوئی ہے

میں جا رہا تھا اکیلا ہی خامشی کی طرف
تم آئے ہو تو مکمل یہ بندگی ہوئی ہے

طرازؔ مانا دلوں پر اندھیرے غالب ہیں
مگر صداؤں سے روشن مری گلی ہوئی ہے

عبید منزل دلاور پور، مونگیر (بہار)، موبائل:9934628955

خورشید ازہر

○

پھول شبنم تھا کبھی اور ستارا لہجہ
آج ہے دھوپ ہوا اور شرارہ لہجہ

دوستو تم کو مبارک ہو کنوارا لہجہ
ہے بہت ہم کو بھی محبوب ہمارا لہجہ

جو بھی کہنا ہے کہو اس سے مجھے کیا لینا
حق ہے تم کو یہ کرو، جیسا گوارہ لہجہ

صرف لفظوں سے کہاں کوئی غزل ہوتی ہے
آئینہ فکر ہے، ہر فکر کا پارہ لہجہ

معتبر کوئی زمانے میں نہیں ہوسکتا
جو قلمکار کو، دیتا نہ سہارا لہجہ

کل بھی تھا آج بھی جاری ہے ''سفر لہجے کا''
تھک کے بیٹھا نہ کسی پل بھی ہمارا لہجہ

شعر ترسیل کا ہوتا ہے ذریعہ ازہرؔ
ہم کو کرتا ہے ہر اِک لمحہ اشارہ لہجہ

پی ڈبلیو ایم اسکول، آزادنگر، جمشید پور (جھارکھنڈ)